# نو مسلم کے ختنے کے متعلق حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

اگر کوئی بالغ غیر مسلم، مسلمان ہو جائے تو اس کے ختنے کا کیا حکم ہے؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کوئی بالغ غیر مسلم، مسلمان ہو جائے تو اس کا بھی ختنہ کیا جائے گا۔ اگر خود کر سکتا ہو تو خود کر لے یا کوئی عورت ایسی مل جائے جو ختنہ کرنا جانتی ہو، تو ممکن ہو تو اس سے اس کا نکاح کروا دیا جائے، پھر وہ اس کا ختنہ کر دے، اس کے بعد چاہے تو اسے طلاق دے دے۔ اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو ڈاکٹر یا حجام بھی ختنہ کر سکتا ہے کہ ایسی ضرورت کے لیے ستر دیکھنا، دکھانا منع نہیں ہے۔

ایک صاحب خدمتِ اقدس حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے، آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: "ألق عنك شعر الكفر واختتن" ترجمہ: زمانۂ کفر کے بال اتارو اور ختنہ کرو۔ (سنن ابی داود، جلد 1، صفحہ 98، حدیث: 356، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ختنہ کے متعلق ہے "انه شعائر الدين كالكلمة وبه يتميز المسلم من الكافر" ترجمہ: ختنہ کرنا کلمہ شریف کی طرح شعائرِ اسلام میں سے ہے اس سے مسلمان اور کافر میں باہم امتیاز ہوتا ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد 22، صفحہ 45، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "ختنہ سنت ہے اور یہ شعارِ اسلام میں ہے کہ مسلم و غیر مسلم میں اس سے امتیاز ہوتا ہے اسی لیے عرفِ عام میں اس کو مسلمانی بھی کہتے ہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 16، صفحہ 589، مکتبۃ المدینہ کراچی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی رضویہ میں تیس برس میں اسلام قبول کرنے والے کے ختنے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "اگر ختنہ کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور کیا جائے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے حضور پر

نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الق عنک شعر الکفر ثم اختتن۔ رواہ الامام احمد وابوداؤد عن عثیم بن کلیب الحضرمی الجھنی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔ اس کو امام احمد اور امام ابوداؤد نے عثیم بن کلیب حضرمی جہنی سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ ہاں اگر خود کرسکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرلے یا کوئی عورت جو اس کام کو کرسکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کرادیا جائے وہ ختنہ کردے، اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے۔ اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہوسکیں تو حجام ختنہ کردے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ593، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب:** مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-4398

**تاریخ اجراء:** 11جمادی الاولیٰ1447ھ/03نومبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net